قرآنی بیان

عمل نے کام آنا ہے

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

16-August-2024

جمعة المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے

16 اگست، 2024ء (10 صفر المظفر، 1446ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

عمل نے کام آنا ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. بنی اسرائیل کا عقیدۂ شفاعت

✿.. شفاعت کا عقیدہ رکھیں مگر...

✿.. اعلیٰ حضرت کا عظیم الشان تقویٰ

✿.. عمل پر کمر باندھ لیجئے!

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں رہ کر تم میں سے مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

مومنو! آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر پڑھے جاؤ | با ادب اور با وقار درود
بھاری مرہم ہے دل فگاروں کو | راحتِ جانِ بے قرار درود
نزع میں، گور میں، قیامت میں | ہر جگہ یارِ غمگسار درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

1 ... مسند الفردوس، جلد:5، صفحہ:277، حدیث:8175۔

وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پارہ:1، البقرۃ:48)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارِش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سورۂ بقرہ کی آیت: 48 سُننے کی سَعادَت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں بنیادی طور پر قیامت سے متعلّق بعض غلط نظریات کی کاٹ کی گئی ہے، بنی اسرائیل جو تورات شریف پر اِیمان کا دعویٰ کرتے تھے، یہ مکمل یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سچّے نبی ہیں، اِسلام سچّا دِین ہے، اس کے باوُجود یہ لوگ کلمہ نہیں پڑھتے تھے، اِیمان قُبول نہیں کرتے تھے، اس کی جو ایک بنیادی وجہ ہے، وہ اُن کے قیامت سے متعلّق غلط نظریات تھے، لہٰذا اِن کے غلط نظریات کی کاٹ کرکے اُنہیں اِیمان کی دعوت دی گئی، ارشاد ہوا:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا (پارہ:1، البقرۃ:48)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور اس دن سے ڈرو۔

کونسا دِن؟

لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا (پارہ:1، البقرۃ:48)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی۔

یہ قیامت کا دِن ہے، اس دِن کا دَستُور کیا ہو گا؟ کوئی جان کسی کا بدلہ نہیں ہو سکے گی،

یعنی ایسا نہیں ہو گا کہ مثلاً باپ غیر مسلم ہے، اس کا بیٹا مسلمان ہے تو یُوں کہا جائے کہ غیر مسلم کو جنّت میں بھیج دیا جائے اور اس کی جگہ اس کے مسلمان بیٹے کو جہنّم میں بھیج دیا جائے۔

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (پارہ:1، البقرۃ:48)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی۔

یعنی کسی غیر مسلم کے حق میں شفاعت قُبُول نہیں ہو گی، قُبُول کیا ہونی، کوئی غیر مسلموں کی شفاعت کرنے والا ہی نہیں ہو گا۔

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پارہ:1، البقرۃ:48)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

یعنی نہ تو ایسا ہو گا کہ کسی کے جُرْم کے بدلے فِدیہ قُبُول کر لیا جائے اور اُسے عذاب سے چھٹکارا مِل جائے، نہ ہی کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کی مدد کر سکے گا۔

یُوں کہہ لیجئے کہ مدد کی 4 صُورتیں ہوتی ہیں: (1): مدد کرنے والا اپنے ساتھی کو زورِ بازُو سے چُھڑا لے، اسے **نُصرَت** کہتے ہیں (2): مدد کرنے والا اپنے ساتھی کو سفارش کر کے بچا لے، اسے **شَفَاعَت** کہتے ہیں (3): مدد کرنے والا مُجرِم کے ذِمّے حقوق ادا کر کے بچا لے، اسے **جزا** کہتے ہیں (4): مدد کرنے والا جُرمانہ ادا کر کے بچا لے، اسے **بدلہ دینا** کہتے ہیں۔ ان چاروں قسموں کی مدد کی کاٹ کر دی گئی[1] اور فرما دیا گیا کہ قیامت والے دِن نہ تو کوئی اِن غیر مسلموں کو زورِ بازُو سے چھڑا سکے گا، نہ کوئی اِن کی شفاعت کرے گا، نہ اِن کے ذِمّے حقوق ادا کر سکے گا، نہ ہی اِن کے بدلے جُرمانہ قُبُول کیا جائے گا، چونکہ قیامت کے میدان

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:48، جلد:1، صفحہ:129 خلاصۃً۔

میں غیر مسلم کی کسی قسم کی مدد نہیں کی جائے گی، لہٰذا چاہیئے کہ آج ہی اس دِن سے ڈرو! اور اس کی تیاری کرو! اِیمان قبول کر لو! محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ کر اُن کے دامنِ کرم سے لپٹ جاؤ! یہی ایک رستہ نجات کا ہے۔

وہ کہ اُس دَر کا ہوا، خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس دَر سے پھرا، اللہ اُس سے پھر گیا [1]

وضاحت: جو حضور نبی آخرُ الزّمان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درِپاک کا غُلام بن گیا، ساری خدائی اُس کی تابع دار ہو گئی، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درِ پاک سے پھر گیا، وہ ربِّ کریم کی بارگاہ سے بھی دُھتکارا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شفاعت کا عقیدہ حق ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات اچھی طرح ذِہن میں بٹھا لیجئے! شفاعت کا عقیدہ حق ہے، روزِ قیامت پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شفاعت فرمائیں گے اور آپ کے صدقے میں سارے نبی، سارے ولی، نیک لوگ، یہاں تک کہ حافِظ، حاجی وغیرہ بھی شفاعت فرما کر گنہگاروں کو بخشوا لیں گے۔ قرآنِ کریم کی بہت ساری آیات اور کئی احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔

حضرت حَرْب بن سُرَیج رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں امام زینُ العابدین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے شہزادے امام محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: اے

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:53۔

پیارے امام! عراق والے لوگ کہتے ہیں: روزِ قیامت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شفاعت فرمائیں گے۔ کیا یہ شَفاعت حق ہے؟ حضرت امام محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو اَہْلِ بیتِ پاک کے چشم وچراغ ہیں، آپ نے فرمایا: **خُدا کی قسم! شَفاعت حق ہے۔** مجھے حضرت محمد بن حَنَفِیَّہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے حدیث شریف سُنی کہ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں روزِ قیامت شَفاعت کرتا جاؤں گا، کرتا جاں گا، یہاں تک کہ میرا رَبّ مجھے فرمائے گا: اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ! یعنی اے پیارے مَحْبُوب! کیا آپ راضی ہو گئے؟ **میں عرض کروں گا: رَبِّ! رَضِیْتُ اے میرے پاک رَبّ! میں راضی ہوں۔**[1]

حضرت حَرْب بن سُرَیْج رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ حدیث شریف سُنانے کے بعد فرمایا: اے اَہْلِ عِراق! تم کیا سمجھتے ہو کہ قرآنِ کریم میں سب سے زیادہ اُمّید دِلانے والی آیت یہ ہے؟

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ (پارہ:24، الزمر:53)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں! ہمارے خیال میں تو یہی آیت زیادہ اُمّید دِلانے والی ہے (اس میں اللہ پاک نے سب گنہگاروں کو فرمادیا ہے کہ اللہ پاک کی رحمت سے مایُوس نہ ہو جاؤ! بے شک اللہ پاک سب گناہ بخش دیتا ہے)۔ امام محمد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **مگر ہم سب اَہْلِ بیتِ پاک کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرآنِ کریم میں سب سے بڑھ کر اُمّید دِلانے والی آیت یہ ہے:**[2]

---

1 ...مسند بزار، جلد:2، صفحہ:239، 240، حدیث:638۔
2 ...حلیۃ الاولیا، رقم:224، جلد:3، صفحہ:209، 210، حدیث:3725۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (پارہ:30، الضحیٰ:5)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ کریمہ اُتری تو پیارے نبی، اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذًا لَا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِيْ فِي النَّار یعنی (جب یہ وعدہ ہے کہ رَبِّ کریم مجھے راضی فرمائے گا) اللہ پاک کی قسم! پھر تو جس وقت تک میرا ایک اُمّتی بھی جہنّم میں ہوا، میں نے راضی ہونا ہی نہیں ہے۔[1]

پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت:79 میں ارشاد ہوتا ہے:

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پارہ:15، بنی اسرائیل:79)	ترجمۂ کنزُالعرفان: قریب ہے کہ آپ کا ربّ آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پُوچھا گیا: یارسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مقامِ محمود کیا ہے؟ فرمایا: هُوَ الشَّفَاعَةُ وہ شفاعت ہے۔[2]

حدیثِ پاک میں ہے، شفاعت فرمانے والے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ حق بات یہ ہے کہ میں روزِ قیامت شفاعت فرماؤں گا فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِهَا جو اِس پر ایمان نہ لائے گا اِس کے قابل نہ ہو گا۔[3]

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:30، سورۂ ضحیٰ، زیرِ آیت:4، جلد:11، صفحہ:194۔
2 ... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائیل، صفحہ:724، حدیث:3137۔
3 ... جامع صغیر، صفحہ:301، حدیث:4896۔

آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا[1]

بنی اسرائیل کا عقیدۂ شفاعت

اب سُوال یہ ہے کہ جب آیات اور اَحادیث سے یہ ثابِت ہے کہ روزِ قیامت شَفَاعت بھی کی جائے گی اور یہ شَفاعت قُبُول بھی ہو گی، پھر یہ کیوں فرمایا گیا:

لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (پارہ:1، البقرۃ:48)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی۔

اس سُوال کا جواب یہ ہے کہ اَصْل میں اس مقام پر بنی اسرائیل کے نظریۂ شفاعت کی کاٹ کی جارہی ہے، بنی اسرائیل کا نظریہ کیا تھا؟ وہ شفاعت کو کیا سمجھتے تھے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةًؕ (پارہ:1، البقرۃ:80)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن۔

یعنی بنی اسرائیل کا یہ ماننا تھا کہ ہم کچھ بھی کریں ❁ ہم کلمہ پڑھیں یا نہ پڑھیں ❁ ہم اللہ پاک کے اَحکام پر عمل کریں یا نہ کریں ❁ ہم نیکیاں کریں یا نہ کریں ❁ چاہے ہم انبیائے کرام علیہم السّلام کو شہید کر ڈالیں ❁ چاہے ہم تورات شریف کو بدل کر رکھ دیں ❁ رَبّ کے کلام میں اپنی طرف سے کلام شامِل کر دیں ❁ دُنیا میں عیش کریں ❁ موج

[1]... حدائقِ بخشش، صفحہ:56۔

مستی کریں، چاہے کچھ بھی کرتے رہیں ہمارے بزرگ، ہمارے بڑے جن کی ہم اَولاد ہیں، وہ شَفَاعت کر کے ہمیں جہنّم سے آزاد کروالیں گے، لہٰذا ہم نے جہنّم میں گنتی کے چند دِن ہی رہنا ہے۔(1) گویا یہ سمجھ رہے تھے کہ جنّت پر ہماری ٹھیکے داری ہے، لہٰذا ان کے اس نظریے کی کاٹ کی گئی اور فرمادیا گیا:

لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (پارہ:1، البقرۃ:48)	تَرْجَمۂ کَنْزُالْعِرفَان: جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی۔

یعنی ایسا نہیں ہے کہ ❁ تم چاہے کچھ بھی کرتے پھرو! ❁ کلمہ بھی نہ پڑھو! ❁ اِیمان بھی قُبُول نہ کرو! ❁ نبیوں کی گستاخی کر کے مرتَد بھی ہو جاؤ! ❁ رَبّ کے کلام تورات شریف کی گستاخیاں بھی کرلو، پھر بھی تمہاری شَفَاعت ہو جائے گی اور تم جنّت میں پہنچ جاؤ گے، نہیں، نہیں...!! ایسا ہر گز نہیں ہو گا بلکہ تمہیں آج، اس دُنیوی زندگی میں خُود کو جنّت کا حقدار بنانا پڑے گا۔

شفاعت کا عقیدہ رکھیں مگر...

معلوم ہوا؛ ہم تکیہ کسی پر نہیں کرسکتے، نہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ شَفَاعت کی اُمّید پر عَمَل چھوڑ دیں اور نہ ہی یہ دُرُست ہے کہ عَمَل کے بھروسے پر شفاعت کا اِنْکار کر دیں، شفاعت پر یقین بھی رکھنا ہے اور عَمَل بھی کرتے چلے جانا ہے دیکھئے! صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان جو سب اُمّتوں میں سب سے بلند رُتبہ ہیں، یہ ہمارے لئے معیار ہیں، یہ بلند رُتبہ حضرات

1... تفسیر کبیر، پارہ:6، سورۂ مائدہ، آیت:71، جلد:4، صفحہ:406 خلاصۃً۔

شفاعت پر یقین بھی رکھتے تھے، ساتھ ہی ساتھ نیک اَعمال بھی کیا کرتے تھے۔

❀ ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شَفَاعت کا ذِکر فرمایا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُعا فرمائیے! ہمیں بھی شفاعت نصیب ہو۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡھُمۡ مِنۡ اَھۡلِھَا اے مالِکِ کریم! انہیں شفاعت کا حقدار بنادے۔ کچھ دَیر بعد مزید صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان آئے، پہلوں نے، ان آنے والوں کو بتایا تو انہوں نے بھی عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے لئے بھی دُعا فرمائیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡھُمۡ مِنۡ اَھۡلِھَا اے مالِکِ کریم! انہیں بھی شفاعت کا حقدار بنادے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں جو بھی شِرک (اور کفر) سے پاک رہ کر دُنیا سے جائے گا، میری شفاعت ان سب کے لئے ہے۔ [1]

شَفاعت حشر میں فرماؤ گے جب خوش نصیبوں کی
مجھے کر لینا آقا اُن میں شامل یارسولَ اللہ! [2]

یہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کا شفاعت سے مُتَعَلِّق عقیدہ ہے، اب ان کا عمل دیکھئے! ❀ یہ بلند شان والے ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے ❀ نفل نمازیں پڑھتے تھے ❀ نفل روزے رکھتے تھے ❀ عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کے لئے وقف ہو جاتے تھے ❀ دور دُور جا کر نیکی کی دعوت عام کیا کرتے تھے ❀ خوفِ خُدا سے آنسو بہایا کرتے تھے ❀ قرآنِ کریم کی آیات پڑھ کر یا سُن کر کانپ جایا کرتے تھے، حضرت فاروقِ اعظم

---

1 ... مصنف ابن شیبۃ، کتاب الجامع، باب من یخرج من النار، جلد:10، صفحہ:244، حدیث:21029 خلاصۃً۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:336۔

رَضِیَ اللہُ عنہ کا خوفِ خُدا مشہور ہے، خوفِ خدا سے رو رو کر آپ کے رُخساروں پر آنسوؤں کی لکیریں پڑ گئی تھیں اور **آپ کا فرمان بھی مشہور ہے:حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسِبُوْا** اپنا جائزہ خُود لے لو، اس سے پہلے کہ تُمہارا احساب لیا جائے۔[1]

دیکھئے! ایک طرف صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا عقیدۂ شفاعت پر پکّا ایمان ہے اور دوسری طرف اُن کا عَمَل مُبارَک کتنا حسین اور پیارا ہے۔

اسی طرح اہلِ بیت پاک کے متعلّق ابھی ہم نے سُنا: امام محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: تمام اَہْلِ بیت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرآنِ کریم کی سب سے اُمّید والی آیت یہ ہے:[2]

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ (پارہ:30، الضحیٰ:5)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفان :** اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کیوں؟ اس لئے کہ اس میں شفاعتِ مصطفےٰ کا بیان ہے۔ دوسری طرف اَہْلِ بیت پاک کا عَمَل مُبارَک دیکھئے! حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عنہ ننھے شہزادے تھے، تقریباً 4 سال کی عمر مُبارَک تھی، گلی میں کھڑے رو رہے تھے، کسی عاشِق نے دیکھا، دوڑ کر حاضِر ہوا، پوچھا: شہزادے! کیا معاملہ ہے؟ فرمایا: جہنّم کا خوف رُلا رہا ہے۔ عرض کیا: شہزادے! آپ تو ابھی چھوٹے بچے ہیں، آپ تو گُناہوں سے بالکل پاک ہیں۔ فرمایا: ہاں! مگر میں نے دیکھا ہے کہ اَمّی جان جب آگ جلاتی ہیں تو پہلے چھوٹی چھوٹی باریک لکڑیوں کو آگ لگاتی ہیں، جب آگ جَل جاتی ہے تب مَوٹی لکڑیاں لگاتی ہیں، مجھے ڈَر ہے کہ کہیں اسی طَور پر مجھے بھی جہنّم میں نہ ڈال دیا جائے۔[3]

---

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:15، سورۂ اسراء، زیرِ آیت:14، جلد:5، صفحہ:141۔
2 ... حلیۃ الاولیا، رقم:224، جلد:3، صفحہ:209، 210، حدیث:3725۔
3 ... نیکی کی دعوت، صفحہ:585و586 خلاصۃً۔

حضرت داوٗد طائی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو بہت بڑے ولیُّ اللہ تھے، ایک دِن آپ امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: عالی جاہ! مجھے نصیحت فرمائیے! فرمایا: اے ابو سلیمان (داوٗد طائی)! میں تو خُود خَوف زَدہ ہوں، اگر قیامت کے دِن میرے نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھ لیا کہ اے جعفر! میری پیروی کا حق کیوں ادا نہ کیا تو میں کیا جواب دُوں گا؟ یہ سُن کر حضرت داوٗد طائی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: جب پیارے نبی کی اَوْلاد ہی یُوں خوف زدہ ہے تو میں کس گنتی اور شُمار میں ہوں، میں کس طرح اپنے اعمال پر بھروسہ رکھ سکتا ہوں۔ (1)

اللہُ اکبر! وہ اَہْلِ بیت کا عقیدہ ہے کہ سب مُتَفِقَّہ طور پر شَفَاعت پر یقین رکھتے ہیں اور یہ اَہْلِ بیت کا عَمَل مُبارَک ہے کہ ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔

❁ امام اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شَفَاعت پر یقین رکھتے تھے اور اَعْمال کیسے تھے؟ ساری ساری رات نَوافِل پڑھتے، ایک ہی رَکعت میں پُورا قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے، ساری ساری رات خوفِ خُدا سے روتے رہا کرتے تھے۔ (2)

❁ اسی طرح غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شَفَاعت پر یقین رکھتے تھے، پِھر بھی 40 سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، سالوں سال جنگلوں میں مجاہدات فرمائے (3) ❁ حضرت خواجہ اجمیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شَفَاعت پر یقین بھی رکھتے تھے، اِس کے ساتھ ساتھ ساری ساری رات عبادت بھی کیا کرتے تھے ❁ بلکہ دُور کیا جانا، ہمارے

---

1 ...کشف المحجوب، باب الثامن فی ذکر...الخ، باب صفوۃ ابو محمد جعفر بن محمد بن علی...الخ، صفحہ:104۔
2 ...تاریخِ بغداد، رقم:7297، النعمان بن ثابت، ماذکر من عبادۃ ابی حنیفۃ وورعہ، جلد:13، صفحہ:353۔
3 ...بهجة الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، صفحہ:164و165 ملتقطًا خلاصۃً۔

اس خطّے برِّ صغیر میں عقیدۂ شفاعت کا بہت زیادہ چرچہ کرنے والے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ ہیں، آپ نے اس میٹھے انداز سے عقیدۂ شفاعت کو بیان کیا ہے کہ اس کی مثال دیکھنے کو نہیں ملتی، کہتے ہیں:

کیا ہی ذَوق اَفزا شَفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گُنہ پرہیز گاری واہ واہ [1]

وضاحت: یعنی یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ روزِ قیامت ایسے کمال اَنداز سے شَفاعت فرمائیں گے کہ جن کے پاس گُناہ نہ ہوں گے، وہ بھی چاہیں گے کہ کہیں سے اُدھار گُناہ مل جائے تاکہ ہمیں بھی شفاعت نصیب ہو اور ہم بھی اس سَعادَت کا لُطف اُٹھانے والے بن جائیں۔

یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کا عقیدۂ شفاعت ہے، اب ذرا عَمَل دیکھئے! آپ نے ساری زندگی باجماعت نماز کا اہتمام فرمایا ❁ نمازِ باجماعت مل جائے، اس کے لئے آپ پیسے بھی خرچ کر لیا کرتے تھے، مال و دولت کا نقصان برداشت فرمالیتے تھے مگر نمازِ باجماعت نہیں چھوڑتے تھے ❁ ایک مرتبہ آپ بیمار تھے، چلا نہیں جاتا تھا، اس حالت میں جماعت مُعاف ہوتی ہے مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کا جذبہ دیکھئے! اس حالت میں بھی آپ ساری نمازیں باجماعت ہی ادا فرماتے تھے، آپ کُرسی پر تشریف رکھتے، 4لوگ کُرسی مُبارَک اُٹھا کر آپ کو مسجد میں لے آتے اور باجماعت نماز پڑھا کرتے تھے۔[2]

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللهِ عَلَیۡہ کا عظیم الشان تقویٰ

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ کی زندگی مُبارَک کا آخری رمضان شریف 1339ھ

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:134۔
2 ...فتاوٰی رضویہ، جلد:9، صفحہ:547۔

میں تھا، یہ سخت گرمی کے دِن تھے، پھر عمرِ مُبارَک کے آخری اَیّام...!! آپ بیمار بھی تھے۔ ایسی صُورتِ حال میں شریعت کی طرف سے رُخصت نکل سکتی تھی مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اپنے متعلِّق کیا فتوٰی تھا، سنیئے! آپ نے فرمایا: بریلی شریف میں شدید گرمی کے سبب میرے لئے روزہ رکھنا ممکن نہیں لیکن پہاڑ پر ٹھنڈک ہوتی ہے، یہاں سے نینی تال قریب ہے، بھوالی پہاڑ پر روزہ رکھا جا سکتا ہے، میں وہاں جانے پر قادِر ہوں، لہٰذا میرے لئے وہاں جا کر روزہ رکھنا فرض ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ رمضان شریف وہیں پہاڑ پر گزارا اَور پُورے روزے رکھے۔ (1)

خوب احکامِ شریعت کا وہ فرماتے خیال
اتباعِ دیں میں اُن کی ذات تھی روشن مثال
شرعی احکامات کے پابند تھے احمد رضا
اِس لئے تو اتنی دل آویز تھی اِک اِک ادا

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے...!! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ سبق ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا شَفَاعت پر یقین کیسا ہے...؟ کہتے ہیں:

حرزِ جاں ذِکرِ شفاعت کیجئے! | نار سے بچنے کی صُورت کیجئے! (2)

وضاحت: یعنی اے **عاشقانِ رسول!** دِن رات، صبح و شام شفاعتِ مصطفےٰ کا ذِکر کرتے رہا کرو! کیوں؟ اس لئے کہ جو شفاعت کو مانتا ہے، اسے شفاعت نصیب ہوتی ہے، لہٰذا ذِکرِ شفاعت جہنّم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گا۔

---

1 ...امام احمد رضا اور تصوف، صفحہ: 64۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 194۔

ایک جگہ کہتے ہیں:

گنہ گاروں کو ہاتف سے نویدِ خُوش مآلی ہے
مُبارَک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے (1)

وضاحت: یعنی غیب سے گنہگاروں کو اچھے اَنجام کی خُوشخبری سُنائی گئی ہے، یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اے گنہگارو! مُبارَک ہو...!! مُحَمَّدِ مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا شفاعت سے متعلّق عقیدہ ہے اور عَمَل مُبارَک دیکھئے! ساری زِندگی فرائِض تو فرائِض رہے، واجِبات تو واجِبات رہے، آپ سنّتوں اور مُسْتَحَبَّات پر بھی اِستقامت کے ساتھ عَمَل کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ دونوں باتیں ضروری ہیں؛ شفاعت کا عقیدہ بھی پکّا رکھنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ عَمَل بھی لازمی کرتے رہنا ہے۔

عمل نے کام آنا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! شَفَاعت بھی حق ہے، اللہ پاک کی رحمت بھی حق ہے، اس سب کے باوُجود نیک اَعْمَال بہت ضروری ہیں کیونکہ قیامت کے اِمتحان کی اَصْل بنیاد اَعْمَال ہی پر رکھی گئی ہے۔ قیامت کے دِن ہم سے ہمارے اَعْمَال کے متعلّق پُوچھا جائے گا، اَعْمَال تَولے جائیں گے، اَعْمَال نامے کھولے جائیں گے، اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی اور ضرور ہو گی، اللہ پاک فرماتا ہے:

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:183۔

فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِیَهۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

(پارہ:30،القارعۃ:6-11)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : تو بہرحال جس کے ترازو بھاری ہوں گے وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا اور بہرحال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

معلوم ہوا؛ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی، مِیزانِ عَمَل پر جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا، اُسے جنّت عطا کی جائے گی اور وہ پسندیدہ زِندگی میں ہو گا اور جو دُنیا میں باطِل کا پیروکار رَہا ہو گا، جو گنہگار رَہا ہو گا، جس کے گُناہ زیادہ ہوں گے، نیکیاں کم ہوں گی، اگر اللہ پاک کی رَحمت نہ ہوئی تو ایسا شخص روزِ قیامت جہنّم کا اِیندَھن بنے گا۔

خدائے قہار ہے غضب پر، کُھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے [1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کا دِن ہے، آج اللہ پاک کے انتہائی غضب کا اِظْہار ہے، مجھ گنہگار کا اَعْمال نامہ کھول دیا گیا ہے، اے شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آ کر بچا لیجئے! آپ کا غُلام عذاب میں گِرفتار ہونے ہی والا ہے۔

قیامت کے ہولناک مناظر

اللہ! اللہ! وہ قیامت کا ہولناک دِن... اُس دِن زمین تانبے کی ہو گی ❁ سُورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا، اللہ! اللہ! ❁ آج سُورج 4 ہزار سال کے فاصلے پر ہے اور ہماری طرف

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:181۔

اس کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سَر کی سیدھ میں آجاتا ہے، گھر سے باہر نکلنا دُشوار ہو جاتا ہے، اس دِن سُورج ایک مِیل کے فاصلے پر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا ❁ آج مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس دِن زمین تانبے کی ہو گی، سُورج اتنا قریب ہو گا تو اُس وقت تپش اور گرمی کا حال کون بیان کر سکتا ہے؟ ہائے ہائے! دِماغ کھولتے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ❁ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا ❁ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا ❁ کسی کے گھٹنوں تک ❁ کسی کی کمر تک ❁ کسی کے سینے تک ❁ کسی کے گلے تک اور ❁ غیر مسلم کے تو منہ تک چڑھ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا، پھر اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! زبان سُوکھ کر کانٹا ہو جائے گی، بعض لوگوں کی زبانیں منہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر کوئی اپنے گُناہوں کے مُطابِق تکلیف میں مبتلا ہو گا۔[1] یہ حساب کا دِن ہے، یہ عَدل وانصاف کا دِن ہے، اس دِن ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہو گا، قرآنِ کریم میں ہے:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

(پارہ:30، عبس:34-37)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہو گی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکر دے گی۔

---

[1] ...بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:132 تا 134، حصہ:1 بتغیر قلیل۔

نہ بیلی ہو، سکے بھائی، نہ بیٹا، باپ تے مائی
تُو کیوں پھرتا ہے سودائی، عمل نے کام آنا ہے

مجھے کس چیز نے پیچھے کر دیا؟

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت جب جہنّم کی پُشت پر پُل صراط بچھا دیا جائے گا، لوگ اس پر سے گزریں گے، **ہر ایک کی رفتار اپنے اَعمال کے مُطابِق ہو گی** ❁ کچھ لوگ بجلی کی رفتار سے گزر جائیں گے ❁ کچھ ہوا کی رفتار سے گزریں گے ❁ کچھ پرندوں کی رفتار سے گزریں گے ❁ کچھ جانور کی رفتار سے چلتے ہوئے گزر جائیں گے ❁ بعض دوڑتے ہوئے جا رہے ہوں گے ❁ یہاں تک کہ ایک شخص پیٹ کے بَل رینگتا ہوا گزرے گا، وہ (اپنی اس حالت پر پریشان ہو کر) کہے گا: اے میرے ربّ تو نے مجھے اتنا پیچھے کیوں کر دیا؟ اللہ پاک اسے فرمائے گا: میں نے تمہیں پیچھے نہیں کیا بلکہ تیرے اعمال نے تجھے پیچھے کر دیا ہے۔[1]

اللہ! اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ قیامت کے دِن اَعْمال کی بہت اہمیت ہو گی، جو کامیابی پائے گا، نیکیوں کے ذریعے پائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا، وہ گُناہوں کے سبب پیچھے رہ جائے گا۔

تین دوست

حدیثِ پاک میں ہے: میّت کے ساتھ 3 چیزیں جاتی ہیں، 2 واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ ہی رہ جاتی ہے۔ (1): اس کے اَہْل و عیال (2): اس کا مال اور (3): اس کا

---

1 ...باب کیف الجواز علی الصراط وصفتہ...الخ، صفحہ: 299 بتغیر قلیل۔

عمل ساتھ جاتے ہیں، پھر مال اور اَہل و عیال (*Family*) تو پلٹ آتے ہیں مگر اس کا عمل اس کے ساتھ ہی رہ جاتا ہے۔[1]

ہائے غافِل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

وضاحت: آہ! اے غافِل...!! غور تو کر وہ کیسی عِبرت کی جگہ ہے، جہاں 5 جاتے ہیں؛ ایک میّت اور 4 اسے اُٹھانے والے مگر وہاں سے واپس صِرْف 4 ہی پلٹتے ہیں، میّت کو قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے: ایک دن اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اَعمال کی مِثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے 3 محبوب دوست ہوں، جب اُس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں دوستوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فِی الحال تمہاری تیمار داری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری ضروریات پوری کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غُسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مِل کر تمہارا جنازہ اُٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پُوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ یہ دوست اُس شخص کے اہل و عیال ہیں۔ پھر وہ اپنے دوسرے دوست سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اُس وقت تک تمہارا

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، صفحہ: 1599، حدیث: 6514۔

ساتھ دوں گا جب تک تم زِندہ ہو، جُونہی تم اِنتقال کر جاؤ گے تو ہمارے راستے جُدا جُدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ یہ دوست اس شخص کا مال ہے۔ پھر وہ شخص اپنے تیسرے دوست سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے دوست، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وَحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ یہ دوست اُس کا عمل ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو بڑا اچھا دوست ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی حقیقت ہے۔[1]

عمل پر کمر باندھ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ اگرچہ شفاعت بھی حق ہے، اللہ پاک کی رحمت بھی حق ہے، وہ رَبِّ رحمٰن اپنے بندوں پر ضرور رحمت فرمائے گا، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے غُلاموں کی شفاعت بھی فرمائیں گے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم نیک اَعْمال کو چھوڑ دیں، ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں، رحمت و شفاعت پر تکیہ کر کے گُناہوں پر دلیر ہو جائیں، نہیں...!! نہیں، نیک اَعْمال کی بہت ضرورت ہے کیونکہ قیامت کے امتحان کی اَصْل بنیاد اَعْمال ہی پر رکھی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نیک اَعْمال کی طرف تَوَجُّہ کریں، ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی نیکی بس کرتے ہی رہا کریں، کسی نیکی کو کم نہ سمجھیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1... کنز العمال، کتاب الموت، جز:15، جلد:8، صفحہ:318، حدیث:42974 ملتقطاً۔

نے فرمایا: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی کسی نیکی کو حقیر نہ جانو...! اگرچہ اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ خوش دلی کے ساتھ ملنے کی نیکی ہو۔ (1)

اللہ پاک عقیدۂ شفاعت پر پکّا ایمان رکھنے، اللہ پاک کی رحمت پر بھرپور اُمّید لگائے رکھنے اور ساتھ ہی ساتھ نیک کام کرتے رہنے، گُناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بہارِ شریعت موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی مختلف انداز سے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصرُوفِ عَمَل ہے، اس سلسلے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن جس کا نام ہے **بہارِ شریعت** ***Bahar e shariyat*** متعارِف کروائی ہے ❁ صدرُ الشّریعہ، مولانا امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اس ایپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اِصطلاحات اور لُغت اِس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ ایپلی کیشن میں جدید اور مختلف انداز میں سرچ کرنے کی سہولت موجود ہے ❁ آپ ایک لفظ یا 2، 3 مختلف الفاظ بھی لکھ کر تلاش بھی کرسکتے ہیں ❁ سرچ کو مزید بہتر کرنے کے لیے اس میں اردو کی بورڈ (**Keyboard**) کی سہولت ہے تاکہ ایپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء، صفحہ: 1014، حدیث: 2626۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ یا عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: غلطی سے کھائی ہوئی قسم بھی قسم ہی ہے، توڑی تو کفّارہ ہو گا۔

وضاحت: مُعَاشرے میں عام پائی جانے والی ایک غلطی ہے، عموماً لوگ اِس طرح کے سُوال بھی پوچھتے ہیں، جن کو بات بات پر قسم کھانے کی عادَت ہوتی ہے، وہ بعض دفعہ ناچاہتے ہوئے بھی قسم اُٹھا لیتے ہیں، پِھر دُشواری پیش آتی ہے، مسَئلہ ذِہن میں بٹھا لیجئے! آیندہ کی کسی بات کی جو قسم اُٹھائی جاتی ہے، اسے مُنْعَقِدَہ کہتے ہیں، ایسی قسم غلطی سے اُٹھائی ہو یا جان بُوجھ کر دونوں صُورتوں میں اسے پُورا کرنا لازِم ہے، توڑ دی تو کفّارہ لازم ہو گا، مثلاً کہنا چاہتا تھا: میں پانی پیوں گا۔ زبان سے نکل گیا: خُدا کی قسم! میں پانی نہیں پیوں گا۔ یہ قسم ہو گئی، اب توڑی تو کفّارہ لازِم ہو گا۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا مَانِعُ، یا مُعْطِیُ (اے روکنے والے، اے عطا فرمانے والے)

میاں بیوی میں ناراضی ہو جائے تو اگر بیوی ناراض ہو تو شوہر اور اگر شوہر ناراض ہو تو

1 ...بہارِ شریعت، جلد: 2، جز: 9، صفحہ: 299و300 ملتقطاً۔

بیوی، سونے سے پہلے بستر پر بیٹھ کر 20 بار یَا مَانِعُ، یا مُعْطِیْ پڑھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! صُلح ہو جائے گی۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 …مدنی پنج سورہ، صفحہ:258۔